سوال

(35) میت والوں کےلیےتین دن کھانا تیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کے گھر والوں کےلیےکتنے دن کھانا پکا کر بھیجنا جائز ہے؟

2۔ عموماًتین دن مشہور ہے۔کتاب وسنت اورآثار سلف صالحین سے تفصیلاًجواب عنایت فرمائیں۔ (محمد رمضان سلفی، عارف والا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ"

"آل جعفر کےلیے کھانا تیار کرو،کیونکہ ایسی بات ہوگئی ہے جس نے انھیں مشغول کردیا ہے۔"(سنن ابی داود3132 وسندہ حسن وصححہ الترمذی:998 الحاکم 1/372 والذہبی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت والوں کےلیے ان کے رشتہ داروں، دوستوں اور ہمدردوں کو مصیبت کے وقت کھانا تیار کرکے بھیجنا چاہیے۔ بہتر یہی ہے کہ کھانا عام مناسب ہو اور تمام تکلفات سے اجتناب کیا جائے۔

چونکہ عام میت پر سوگ اور غم صرف تین دن کےلیے ہے، جیساکہ صحیح بخاری(1279، نیز دیکھئے صحیح مسلم:938 بعد1491)کی حدیث سے ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین (دن رات) کی مہلت دی تھی، پھر اس کے بعد آپ تشریف لائے اور فرمایا:

"لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ"

"آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا، یعنی اس کا سوگ نہ کرو"

(سنن ابی داود: 192 وسندہ صحیح وصححہ النووی علی شرط البخاری ومسلم ریاضف الصالحین: 1642)

ان دونوں حدیثوں کو ملا کر معلوم ہوا کہ اہل میت کے لیے تین دن رات تک کھانا تیار کر کے بھیجنا صحیح اور جائز ہے۔

تنبیہ:۔

یہ معلوم نہیں کہ متاخرین حنفیہ میں سے طحاوی حنفی نے صرف ایک رات دن کا کھانا بھیجنے کا کس دلیل سے فتویٰ دے رکھا ہے؟

(طحاوی کے حوالے کے لیے دیکھئے شیخ فضل الرحمان بن محمدی کی کتاب: جنازے کے مسائل ص 183)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ نمازِ جنازہ سے متعلق مسائل- صفحہ 127

محدث فتویٰ